45889 ـ نذر مانی کہ جب وہ گناہ ہوا صدقہ کرونگا گناہ کر لیا اور صدقہ نہ کیا

سوال

میں ایك معصیت اور نافرمانی میں مبتلا ہو گیا، اور ایك دن وہ گناہ کرنے کے بعد بہت ندامت کا احساس ہوا تو میں نے اپنے آپ کو برا کہنا شروع کردیا، پھر میں نے انگلی اٹھا کر ایك ہی حرف میں کہا: اگر میں نے یہ کام دوبارہ کیا تو میں پانچ سو ریال صدقہ کرنے کی نذر ہے، اور اگر پھر ایك بار اور کیا تو اتنے ریال اور صدقہ کرونگا.
یعنی جب بھی وہ یہ عمل کرے گا تو ہر بار پانچ سو ریال صدقہ کرونگا لیکن میں نے وہ فعل بہت زیادہ بار کیا ہے.
سوال یہ ہے کہ: اس معاملہ میں مجھ پر کیا لازم ہے، یہ علم میں رہے کہ میں نے اب تك ایك ریال بھی صدقہ نہیں کیا، اور مجھے یہ بھی علم نہیں کہ میں یہ فعل کتی بار کیا ہے، بہت طویل مدت گزر چکی ہے، مجھے اس مسئلہ میں فتوی دیں. ؟
اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

بعض سلف رحمہ اللہ تعالی گناہ سے بچنے کے لیے نذر مانا کرتے تھے، اور یہ اپنے آپ کو سزا دینے اور معصیت و نافرمانی نہ کرنے کی تربیت کےلیے کرتے تھے لیکن یہ اس میں کرتے تھے جس کی ان میں استطاعت اور قدرت ہوتی تھی.

حرملہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ میں نے ابن وہب رحمہ اللہ تعالی کو کہتے ہوئے سنا:

میں نے نذر مانی کہ جب بھی کسی انسان کی غیبت کرونگا تو اس کے بدلے ایك یوم کا روزہ رکھوں گا، تو مجھے لاغر کردیا، تو میں جب بھی غیبت کرتا روزہ رکھا کرتا تھا.

تو میں نے نیت کی کہ جب بھی کسی کی غیبت کرونگا تو ایك درہم صدقہ کرونگا، تو درھموں کی محبت کی بنا پر میں نے غیبت کرنی چھوڑ دی.

امام ذہبی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: اللہ کی قسم علماء کرام ایسے تھے اور نفع مند علم کا پھل اور ثمرہ بھی یہی ہے.

دیکھیں: سیر اعلام النبلاء (9 / 288).

اور مسلمان کے لیے اولی اور افضل یہ ہے کہ وہ معصیت کے ارتکاب سے بغیر کسی قسم اور نذر کے ہی رک جائے، تا کہ وہ قسم نہ توڑے یا پھر نذر پوری نہ کرنے کا مسئلہ پیدا ہو.

دوم:

جب نذر ماننے والے شخص کا نذر سے وہ مقصد ہو جو قسم سے ہوتا ہے: مثلا کسی فعل سے اپنے آپ کو منع کرنا، یا تو اس کی قسم توڑ دے گا یہ نہیں توڑے گا.

اگر وہ قسم نہیں توڑتا تو اس کے ذمہ کچھ لازم نہیں آتا، اور اگر وہ قسم توڑ دے تو اسے دو چیزوں کا اختیار دیا جائے گا: یا تو وہ نذر پوری کرے، یا پھر قسم کا کفارہ ادا کرے.

ابن قدامۃ المقدسی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" جب نذر قسم کے طور پر ہو، وہ اس طرح کہ اپنے آپ کو یا کسی دوسرے کو کسی چیز سے منع کرے، یا کسی چیز پر ابھارے: مثلا وہ یہ کہے کہ: اگر میں نے زید سے کلام کی تو مجھ پر اللہ کے لیے حج، یا مال کا صدقہ، یا ایک برس کے روزے، تو یہ قسم کے زمرے میں آتا ہے.

اور اس کا حکم یہ ہے کہ اسے اختیار ہے کہ اس نے جس پر قسم کھائی ہے اسے پورا کرے تو اس کے ذمہ کچھ لازم نہیں آئے گا، اور یا پھر قسم توڑ دے اور جس کی نذر مانی ہے وہ کر لے، یا قسم کا کفارہ ادا کردے، اور اسے جھگڑالو اور غضب کی نذر کا نام دیا جاتا ہے، اور اس پر اس کا پورا کرنا متعین نہیں ہوتا..

یہ عمر، ابن عباس اور ابن عمر، عائشہ، حفصہ زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ تعالی عنہم کا قول ہے، اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کا بھی یہی کہنا ہے. اھـ مختصرا

دیکھیں: المغنی لابن قدامۃ المقدسی (13 / 461).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

میں نوجوان ہوں میں زیادتی اور کوتاہی کرتا رہا تو اللہ تعالی نے مجھے ہدایت سے نوازا، لیکن میں اب تك ایك گناہ کا مرتکب ہوتا رہا ہوں، کئی بار کوشش کی کہ اس سے توبہ کرلوں لیکن نہ کرسکا، تو میں اپنے دل میں نذر مان لی کہ اگر میں نے دوبارہ اس گناہ کا ارتکاب کیا تو مسلسل دو ماہ کے روزے رکھوں گا، لیکن شیطان نے میرے لیے مزین کر دیا، اور میں کہنے لگا کہ اس حالت میں نذر قسم کے معنی میں ہے اور اس کا کفارہ ہے، اور میں اس گناہ کا پھر

ارتکاب کرنے لگا، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، مجھے کیا کرنا ہو گا؟

کیا میرے لیے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا جائز ہے ؟ کیونکہ یہ میرے لیے روزوں سے آسان ہے ؟

یہ علم میں رہے کہ اللہ تعالی نے مجھ پر احسان کیا ہے اور میں اس گناہ سے توبہ کر چکا ہوں ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

انسان کو سچے عزم والا اور قوی ہونا چاہیے، اور اسے بغیر کسی قسم اور نذر کے حرام کام ترک کرنا چاہیئے، اور اسے بغیر کسی نذر اور قسم کے واجب پر عمل کرنا چاہیے.

اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے:

(اور انہوں نے بہت پختہ قسمیں اٹھائیں کہ اگر آپ انہیں حکم دیں تو وہ نکلیں گے، آپ کہہ دیجئے قسمیں نہ اٹھاؤ، (بلکہ) اچھے طریقہ سے اطاعت کرو، یقینا اللہ تعالی جو تم عمل کرتے ہو دیکھنے والا اور خبردار ہے).

لیکن کچھ لوگ اپنے نفس کی سرکشی کو لگام دینے سے عاجز ہوتے ہیں تو انہیں واجب پر عمل کرنے یا حرام کردہ کو ترک کرنے کے لیے مجبورا نذر یا قسم کا سہارا لینا پڑتا ہے، اور علماء رحمہم اللہ تعالی نے بیان کیا ہے کہ:

جس نذر سے مقصود کوئی کام کرنا یا کسی سے رکنا ہو تو وہ نذر قسم کے حکم میں ہوتی ہے، اور اس لیے اس سوال کرنے والے بھائی کو چاہیے کہ وہ اپنی نذر سے قسم کا کفارہ ادا کر دے، وہ اس طرح کہ دس مسکینوں کو کھانا کھلائے، ہر مسکین کو ایک مد (ٹوپہ) چاول یا گندم ادا کرے، یا دس مسکینوں کو لباس مہیا کرے، یا ایک غلام آزاد کرے، ان تین اشیاء میں اختیار ہے، اگر وہ یہ نہیں پاتا تو پھر مسلسل تین یوم کے روزے رکھے، کیونکہ سورۃ المآئدۃ میں اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

(اللہ تعالی تمہاری قسموں میں لغو قسم پر تمہارا مؤاخذہ نہیں کرتا، لیکن اس پر مؤاخذہ فرماتا ہے کہ تم جن قسموں کو مضبوط کردو، اس کا کفارہ دس محتاجوں کو کھانا دینا ہے اوسط درجے کا جو اپنے گھروالوں کو کھلاتے ہو یا ان کو کپڑا دینا، یا ایک غلام یا لونڈی آزاد کرنا، ہے، اور جو کوئی نہ پائے تو وہ تین دن کے روزے رکھے، یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب کہ تم قسم کھا لو، اور اپنی قسموں کا خیال رکھو! اسی طرح اللہ تعالی تمہارے واسطے اپنے احکام بیان فرماتا ہے تا کہ تم شکر کرو) المآئدۃ (89).

اور کھانا دینے میں جائز ہے کہ وہ دوپہر یا رات کا کھانا تیار کر کے دس مسکینوں کو اس کھانے کی دعوت دے. اھـ

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (3 / 501).

والله اعلم .